

غلط جملوں کی دُستی

تحریر و تقریر میں زبان اور بیان کی صحت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ گفت گو کے دوران میں درست اور خوب صورت الفاظ کا استعمال بولنے والے کی شخصیت کو باوقار بنا دیتا ہے۔ جب کہ غلط سلف الفاظ کا استعمال اور کم زور لہجہ شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ زبان دانی میں اس موضوع پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ ذیل میں طلبہ کی سہولت کے لیے زبان دانی کے چند بنیادی اور اہم اصول بیان کیے جاتے ہیں۔ طلبہ کو چاہیے کہ وہ تحریر و تقریر میں ان اصولوں کو پیش نظر رکھیں:

زبان دانی کے چند اہم اصول

- (۱) جمع اسموں میں پہلے ”ہر“ کا لفظ لکھنا یا بولنا غلط ہے۔ مثلاً: ہر ممالک یا ہر اشخاص کہنا غلط ہے۔ اس کے بجائے ہر ملک اور ہر شخص کہنا درست ہے۔
- (۲) ایک جملے میں دو ہم معنی الفاظ کا لا نا غلط ہے۔ مثلاً: آب زم زم کا پانی کی جگہ صرف آب زم زم کہنا چاہیے۔ اسی طرح کوہ ہمالیہ کا پہاڑ کہنا غلط ہے، اس کی جگہ صرف کوہ ہمالیہ اور ماہ رمضان کے مہینے کے روزے کی جگہ ماہ رمضان کے روزے کہنا چاہیے۔
- (۳) مصدر کے ساتھ ”نے“ کا استعمال صحیح نہیں ہے۔ مثلاً: تم نے کہاں جانا ہے؟ کی جگہ تمہیں کہاں جانا ہے؟ صحیح اور درست ہوگا۔
- (۴) اردو میں کسی اسم کے آخر میں آنے والے حروف ”الف“ یا ”و“ کو یائے مجہول (ے) سے بدلنے کا نام امالہ ہے۔ اس کا اصول یہ ہے کہ لفظ جیسا بولنے میں آئے گا ویسا ہی لکھنے میں آئے گا۔ مثلاً: ”جلسہ میں بہت لوگ آئے تھے“ کی جگہ ”جلسے میں بہت لوگ آئے تھے“ لکھا اور بولا جائے گا۔
- (۵) مؤنث فعل کی گردان میں نون غنۃ (ں) کا اضافہ صحیح نہیں ہوتا۔ مثلاً: ”لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔“ غلط ہے۔ ”لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔“ صحیح ہے۔ اسی طرح ”عورتیں سویٹر بن رہی ہیں۔“ غلط ہے۔ ”عورتیں سویٹر بن رہی ہیں۔“ صحیح ہے۔
- (۶) علامتِ اضافت (زیر) اور حرفِ عطف واؤ (و) صرف فارسی اور عربی الفاظ میں لائے جاتے ہیں۔ کسی اردو یا ہندی لفظ کے ساتھ ان کا استعمال جائز نہیں۔ مثلاً: ”دامن کوہ“ صحیح ہے۔ ”دامن پہاڑ“ کہنا غلط ہوگا۔ اسی طرح روٹی اور پانی کہنا صحیح ہوگا مگر روٹی و پانی کہنا غلط ہوگا۔
- (۷) عربی میں جمع تین کے عدد سے شروع ہوتی ہے۔ دو کے لیے تشنہ کا صیغہ آتا ہے، چنانچہ عربی میں دو کے لیے جمع کا صیغہ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ مثلاً: دو اشعار، دو کتب کہنا غلط ہے جب کہ دو شعر، دو کتابیں کہنا صحیح ہوگا۔
- (۸) متشابہ (ہم آواز) لفظوں کے استعمال میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ مثلاً: انھوں نے حساب بے باک کر دیا۔“ اس جملے میں ”بے باک“ کی جگہ ”بے باق“ ہونا چاہیے۔

(۹) اہل زبان کے روزمرہ کی پیروی بھی لازم ہے۔ اس اصول کی روشنی میں ”ہر روز“ کو ”ہر دن“ اور ”آئے دن“ کو ”آئے روز“ کہنا غلط ہوگا۔

(۱۰) محاورے اور ضرب المثل کے الفاظ میں کسی قسم کا رد و بدل نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً: لال پیلا ہونا کی جگہ نیلا پیلا ہونا اور ایک انار سو بیمار کی جگہ ایک انار ہزار بیمار کہنا غلط ہوگا۔

(۱۱) ”مبادا“ کے معنی ہیں: ”ایسا نہ ہو“ چنانچہ تحریر و تقریر میں ”مبادا“ کے ساتھ ”نہ“ کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ مثلاً: یہ کہنا غلط ہوگا: ”محنت کرو، مبادا فیل نہ ہو جاؤ۔“ صحیح جملہ یوں ہوگا: ”محنت کرو مبادا فیل ہو جاؤ۔“

(۱۲) جب کسی جملے میں ”چوں کہ“ استعمال ہوگا تو اس کے بعد ”اس لیے“ ضرور آئے گا۔ اسی طرح ”جوں جوں“ کے بعد ”توں توں“ اور ”جیسے جیسے“ کے بعد ”ویسے ویسے“ لازماً آتا ہے۔ مثلاً: چوں کہ وہ بیمار ہے اس لیے آج کالج نہیں آیا۔ جوں جوں ہم بلندی پر جائیں، توں توں سردی بڑھتی ہے۔ جیسے جیسے منزل قریب آتی گئی، ویسے ویسے ہم خوش ہوتے گئے، کہنا ہی درست ہوگا۔

(۱۳) ہائے محنتی والے لفظ کو حالت فاعلی میں لانے کے لیے لفظ کے آخر میں ”گی“ لگاتے ہیں، جیسے: تازہ سے تازگی، شگفتہ سے شگفتگی وغیرہ۔ یہ اصول صرف ہائے محنتی والے لفظ کے لیے ہے بصورت دیگر درستی، فوٹگی، ناراضگی جیسے الفاظ بنانا غلطی تصور ہوتا ہے۔



اب ہم طالب علموں کے استفادے کے لیے مختلف حوالوں سے کچھ غلط اور درست جملے لکھتے ہیں۔ انہیں اپنی تحریر و تقریر میں ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔

املا کی اغلاط

غلط جملہ	درست جملہ
اسلام علیکم کے بعد عرض ہے۔	السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔
مجھے تمہاری مخالفت کی کوئی پروا نہیں۔	مجھے تمہاری مخالفت کی کوئی پروا نہیں۔
مجھے ایک ضروری کام پڑھ گیا ہے۔	مجھے ایک ضروری کام پڑ گیا ہے۔
اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے؟	اس میں ناراضی کی کیا بات ہے؟
مجھے یہ بات سن کر حیرانگی ہوئی۔	مجھے یہ بات سن کر حیرانی ہوئی۔
یہ جملہ صحیح نہیں ہے۔	یہ جملہ صحیح نہیں ہے۔
میں اس معاملے میں بالکل خاموش ہوں۔	میں اس معاملے میں بالکل خاموش ہوں۔

قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے بانی ہیں۔	قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے بانی ہیں۔
میٹھے خربوزے کو شہد سے تشبیہ دیتے ہیں۔	میٹھے خربوزے کو شہد سے تشبیہ دیتے ہیں۔
پھولوں پہ پڑمردگی چھائی ہوئی ہے۔	پھولوں پہ پڑمردی چھائی ہوئی ہے۔
عالیہ اور شازیہ پڑھ رہی ہیں۔	عالیہ اور شازیہ پڑھ رہی ہیں۔
تجاوزات ختم کر دیے جائیں گے۔	ناجائز تجاوزات ختم کر دی جائیں گی۔
یہ شعر اردو ادب میں ایک جدت ہے۔	یہ شعر اردو ادب میں ایک نئی جدت ہے۔
میں فی الحال ابھی نہیں آسکتا۔	میں فی الحال ابھی نہیں آسکتا۔



واحد - جمع کی اغلاط

یہاں ہر مرض کا علاج ہوتا ہے۔	یہاں ہر امراض کا علاج ہوتا ہے۔
میں نے ہر ملک کی سیر کی ہے۔	میں نے ہر ممالک کی سیر کی ہے۔
احمد نے دو من گیبوں خریدے۔	احمد نے دو من گیبوں خریدا۔
حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے ولی اللہ ہوئے ہیں۔	حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے اولیا اللہ ہوئے ہیں۔
میں نے تمام مشکلات کا مقابلہ کیا۔	میں نے تمام مشکلاتوں کا مقابلہ کیا۔
یہ دونوں کتابیں میری پسندیدہ ہیں۔	یہ دونوں کتب میری پسندیدہ ہیں۔
وہ کئی سال سے یہیں مقیم ہے۔	وہ کئی سالوں سے یہیں مقیم ہے۔
فریقین نے آپس میں صلح کر لی۔	دونوں فریقین نے آپس میں صلح کر لی۔



تذکیر و تانیث کی اغلاط

جناب ہیڈ مسٹر لیس!	جنابہ ہیڈ مسٹر لیس صاحبہ!
علی نے اخبار پڑھ لیا ہے۔	علی نے اخبار پڑھ لی ہے۔
اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا۔	اسے ابھی تک ہوش نہیں آئی۔

قاسم کے سر میں درد ہو رہی ہے۔	قاسم کے سر میں درد ہو رہا ہے۔
لوگ گہری غاروں میں رہتے تھے۔	لوگ گہرے غاروں میں رہتے تھے۔
آج میں نے سائیکل چلایا۔	آج میں نے سائیکل چلائی۔
فٹ بال میری پسندیدہ کھیل ہے۔	فٹ بال میرا پسندیدہ کھیل ہے۔
رات میں نے ایک خواب دیکھی۔	رات میں نے ایک خواب دیکھا۔
میری قلم کہاں ہے؟	میرا قلم کہاں ہے؟
رابعہ یہ بات سن کر کئی کئی رہ گئی۔	رابعہ یہ بات سن کر ہکا بکا رہ گئی۔
مرض بڑھتی گئی جوں جوں دوا کی۔	مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
میں صبح سے آپ کا راہ دیکھ رہا ہوں۔	میں صبح سے آپ کی راہ دیکھ رہا ہوں۔
بچے کا ناک بہ رہا ہے۔	بچے کی ناک بہ رہی ہے۔
اس دکان کی دہی کھٹی ہے۔	اس دکان کا دہی کھٹا ہے۔
مجھے اردو نہیں آتا۔	مجھے اردو نہیں آتی۔
میں نے آج کی اخبار نہیں پڑھی۔	میں نے آج کا اخبار نہیں پڑھا۔
میں نے آپ کی بہت انتظار کی۔	میں نے آپ کا بہت انتظار کیا۔
آج کل چین کی طوطی بول رہی ہے۔	آج کل چین کا طوطی بول رہا ہے۔
صابن سے میل اتر جاتی ہے۔	صابن سے میل اتر جاتا ہے۔
بچے کی قلم گم ہو گئی۔	بچے کا قلم گم ہو گیا۔
گلی میں بہت زیادہ کچڑ تھا۔	گلی میں بہت زیادہ کچڑ تھی۔
ہر اہر اگھاس دیکھ کر جی خوش ہو گیا۔	ہری ہری اگھاس دیکھ کر جی خوش ہو گیا۔
مجھے اس بات کا بڑا فکر ہے۔	مجھے اس بات کی بڑی فکر ہے۔
یہ پتھر بہت بھارا ہے۔	یہ پتھر بہت بھاری ہے۔
کمرے کا چھت ٹپکنے لگا ہے۔	کمرے کی چھت ٹپکنے لگی ہے۔
”مکتوباتِ غالب“ چھپ گئے ہیں۔	”مکتوباتِ غالب“ چھپ گئی ہے۔

زائد اور متشابہ الفاظ کی اغلاط

نذیر اکبر آبادی کو عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔	نذیر اکبر آبادی کو عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔
ڈپٹی نظیر احمد اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔	ڈپٹی نظیر احمد اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔
میں یہ کتاب آپ کی نظر کرتا ہوں۔	میں یہ کتاب آپ کی نظر کرتا ہوں۔
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے۔	مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے۔
صدائش دوراں دکھاتا نہیں	صدائش دوراں دکھاتا نہیں
میں نے سیب کا مربہ کھایا۔	میں نے سیب کا مربہ کھایا۔
ابن بطوطہ بہت مشہور سیاح تھا۔	ابن بطوطہ بہت مشہور سیاح تھا۔
پہلی رات کے چاند کو حلال کہتے ہیں۔	پہلی رات کے چاند کو حلال کہتے ہیں۔
ہم سب بخیریت ہیں۔	ہم سب بخیریت سے ہیں۔
وہ بمشکل گھر پہنچا۔	وہ بمشکل سے گھر پہنچا۔
درحقیقت وہ سچا تھا۔	درحقیقت میں وہ سچا تھا۔
سنگ مرمر کا پتھر بڑا خوب صورت ہوتا ہے۔	سنگ مرمر کا پتھر بڑا خوب صورت ہوتا ہے۔
مریض کی عیادت کا رٹو اب ہے۔	مریض کی عیادت کرنا کا رٹو اب کا کام ہے۔
آج شب برأت ہے۔	آج شب برات کی رات ہے۔
محنت کرو مبادا فیل نہ ہو جاؤ۔	محنت کرو مبادا فیل نہ ہو جاؤ۔
کیا آپ نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے؟	کیا آپ نے اس کتاب سے استفادہ حاصل کیا ہے؟
ان کی شادی بتاریخ ۱۷ دسمبر ہوئی تھی۔	ان کی شادی بتاریخ ۱۷ دسمبر کو ہوئی تھی۔
یہ شارح عام نہیں ہے۔	یہ راستہ شارح عام نہیں ہے۔
اس نے میرے خلاف گواہی دی۔	اس نے میرے برخلاف گواہی دی۔
وہ تانہوز لاہور سے نہیں آیا۔	وہ تانہوز لاہور سے نہیں آیا۔
آپ اسلام آباد سے کب لوٹیں گے؟	آپ اسلام آباد سے کب واپس لوٹیں گے؟

امالہ کی اغلاط

یہ آپ ہی کے فائدہ کی بات ہے۔	یہ آپ ہی کے فائدہ کی بات ہے۔
انسان کو قاعدہ قانون کے مطابق چلنا چاہیے۔	انسان کو قاعدہ قانون کے مطابق چلنا چاہیے۔
اکرم آج کل نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتا ہے۔	اکرم آج کل نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتا ہے۔
مجھے اس جھگڑا میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟	مجھے اس جھگڑا میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟
لوگ اُس کا کھیل دیکھ کر ہٹکا رہ گئے۔	لوگ اُس کا کھیل دیکھ کر ہٹکے رہ گئے۔
یہ بچہ بڑے حیلہ بہانہ کرتا ہے۔	یہ بچہ بڑے حیلہ بہانہ کرتا ہے۔
ہر ذرے میں خدا کا نور جلوہ گر ہے۔	ہر ذرے میں خدا کا نور جلوہ گر ہے۔
بچہ روتا روتا سو گیا۔	بچہ روتا روتا سو گیا۔
جلسے میں بہت زیادہ لوگ آئے تھے۔	جلسہ میں بہت زیادہ لوگ آئے تھے۔
آپ کو ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیے۔	آپ کو ہمت اور حوصلہ سے کام لینا چاہیے۔
مجھے اس کھیل تماشا سے کوئی دل چسپی نہیں۔	مجھے اس کھیل تماشا سے کوئی دل چسپی نہیں۔
پاساں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے	پاساں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے
کعبے کے تلفظ کو بدل دیتا ہے لیکن	کعبے کے تلفظ کو بدل دیتا ہے لیکن
طیبہ کی طرف حرفِ امالہ نہیں جاتا	طیبہ کی طرف حرفِ امالہ نہیں جاتا



اضافت و عطف کی اغلاط

مویشی شدتِ دھوپ کی شدت سے ہانپنے لگے۔	مویشی شدتِ دھوپ سے ہانپنے لگے۔
سو گھنے اور پکھنے میں بڑا فرق ہے۔	سو گھنے و پکھنے میں بڑا فرق ہے۔
یہ چیخ و پکار کی آواز کیسی ہے؟	یہ چیخ و پکار کی کیسی ہے؟
کیا آپ صحیح سلامت گھر پہنچ گئے؟	کیا آپ صحیح و سلامت گھر پہنچ گئے؟
انھوں نے میری خوب خاطر و مدارت کی۔	انھوں نے میری خوب خاطر و مدارت کی۔
ان دونوں لڑکوں کی لیاقت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔	ان دونوں لڑکوں کی لیاقت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

ہمیں آپس میں پیار و محبت سے رہنا چاہیے۔	ہمیں آپس میں پیار و محبت سے رہنا چاہیے۔
لیڈران قوم کا احترام کرنا چاہیے۔	لیڈران قوم کا احترام کرنا چاہیے۔
اللہ ہمیں آگِ جہنم سے محفوظ رکھے۔	اللہ ہمیں آگِ جہنم سے محفوظ رکھے۔
بارش سے سبزے کا رنگ روپ نکھر گیا۔	بارش سے سبزے کا رنگ روپ نکھر گیا۔
فضاؤں میں ہے ہر سوجلوہ ذاتِ خداوندی	فضاؤں میں ہے ہر سوجلوہ ذاتِ خداوندی
کمالِ گرمی سعی تلاش دیدنہ پوچھ	کمالِ گرمی سعی تلاش دیدنہ پوچھ



مطابقت کی اغلاط

آپ ہمارے یہاں کب تشریف لاؤ گے؟	آپ ہمارے یہاں کب تشریف لاؤ گے؟
براہِ کرم آپ یہاں سے چلے جائیں۔	براہِ کرم آپ یہاں سے چلے جاؤ۔
بچیاں سبق یاد کر رہی ہیں۔	بچیاں سبق یاد کر رہی ہیں۔
جلے میں عورتیں بھی آئی ہوئی تھیں۔	جلے میں عورتیں بھی آئی ہوئیں تھیں۔
آئیے آئیے! تشریف رکھیے۔	آؤ آؤ تشریف رکھو۔
میں نے چار کرسیاں اور ایک میز خریدی۔	میں نے چار کرسیاں اور ایک میز خریدیں۔
باہر کون صاحب ہیں؟	باہر کون صاحب ہے؟
”بانگِ درا“ شائع ہو گئی ہے۔	”بانگِ درا“ شائع ہو گیا ہے۔
’نوائے وقت‘ چھپ کر آ گیا ہے۔	’نوائے وقت‘ چھپ کر آ گئی ہے۔
آپ منہ ہاتھ دھولیں۔	آپ منہ ہاتھ دھولو۔
احمد اور اس کا بھائی راستہ بھول گئے۔	احمد اور اس کا بھائی راستہ بھول گیا۔
بچے کو ابھی تک ہوش نہیں آیا۔	بچے کو ابھی تک ہوش نہیں آئی۔
میں اور اسلم بازار گئے تھے۔	میں اور اسلم بازار گیا تھا۔
چچا اور بھتیجا لڑ پڑے۔	چچا اور بھتیجا لڑ پڑا۔
زندگی کھیل اور تماشا ہوتی ہے۔	زندگی کھیل اور تماشا ہوتی ہیں۔

”ادبی دنیا“ بند ہو چکی ہے۔	”ادبی دنیا“ بند ہو چکا ہے۔
نیکی کا راہ بہت کٹھن ہے۔	نیکی کی راہ بہت کٹھن ہے۔
اب تو دن رات چین سے گزر رہی ہے، عاقبت کی خبر خدا جانے۔	اب تو دن رات چین سے گزر رہے ہیں، عاقبت کی خبر خدا جانے۔
وہ گھوڑا گاڑی کس کا ہے؟	وہ گھوڑا گاڑی کس کی ہے؟



”نئے“ اور ”کو“ کی اغلاط

میں نے آج ہی واپس جانا ہے۔	مجھے آج ہی واپس جانا ہے۔
یہ سبق ہم نے پڑھا ہوا ہے۔	یہ سبق ہمارا پڑھا ہوا ہے۔
اسلم نے آپ کو کیا کہا تھا؟	اسلم نے آپ سے کیا کہا تھا؟
دشمن میرے بال کو بیکانہ کر سکے۔	دشمن میرا بال بیکانہ کر سکے۔
ہم کو اپنے وعدے پر قائم رہنا چاہیے۔	ہمیں اپنے وعدے پر قائم رہنا چاہیے۔
میں نے آپ کے گھر کو نہیں دیکھا۔	میں نے آپ کا گھر نہیں دیکھا۔
براہ کرم! آپ میری خطا کو معاف کر دیں۔	براہ کرم! آپ میری خطا معاف کر دیں۔
دروازے کو بند کر دیں۔	دروازہ بند کر دیں۔
جناب پرنسپل نے طلبہ کو خطاب کیا۔	جناب پرنسپل نے طلبہ سے خطاب کیا۔
جو کچھ تم نے کہنا ہے، کہہ لو۔	جو کچھ تمہیں کہنا ہے، کہہ لو۔
ایک دن سبھی نے مرنا ہے۔	ایک دن سبھی کو مرنا ہے۔
میری بات کو غور سے سنو۔	میری بات غور سے سنو۔
میں نے دو ٹکٹ کو خریدا۔	میں نے دو ٹکٹ خریدے۔
اس نے کراچی جانا ہے۔	اسے کراچی جانا ہے۔
میری باتیں کان کو کھول کر سن لو۔	میری باتیں کان کھول کر سن لو۔
وہ آپ کو ملنے کا خواہش مند ہے۔	وہ آپ سے ملنے کا خواہش مند ہے۔



ضرب الامثال اور محاورات کی اغلاط

ایک انار ہزار بیمار۔	ایک انار سو بیمار۔
پانی دیکھو، پانی کی دھار دیکھو۔	تیل دیکھو، تیل کی دھار دیکھو۔
دھوبی کا کتنا گھر کا نہ باہر کا۔	دھوبی کا کتنا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔
جس کی لاٹھی اس کی گائے۔	جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔
بچہ گود میں ڈھنڈورا شہر میں۔	بچہ بغل میں ڈھنڈورا شہر میں۔
دودھ کا جلاستی بھی پھونک کر پیتا ہے۔	دودھ کا جلا چھوٹا بھی پھونک کر پیتا ہے۔
بھینس بڑی کہ عقل۔	عقل بڑی کہ بھینس۔
گائے کے آگے بین بجانا۔	بھینس کے آگے بین بجانا۔
گیہوں کے ساتھ جو بھی پس جاتا ہے۔	گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔
نہ دس من تیل ہوگا، نہ رادھانا چے گی۔	نہ نو من تیل ہوگا، نہ رادھانا چے گی۔
آسمان سے گرا کوٹھے پر اٹکا۔	آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔
لکڑی کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی۔	کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی۔
بھاگتے چور کا جوتا ہی سہی۔	بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔
بوڑھی گھوڑی سرخ لگام۔	بوڑھی گھوڑی لال لگام۔
جتنی چادر دیکھو اتنے ہاتھ پھیلاؤ۔	جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پھیلاؤ۔
چور کی داڑھی میں شہتیر۔	چور کی داڑھی میں تنکا۔
امیر کی جو رو سب کی بھا بھی۔	غریب کی جو رو سب کی بھا بھی۔
قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی عقل مند۔	قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔
آٹھ سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔	نوسو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔
سر منڈاتے ہی پتھر پڑے۔	سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔
وہ ایک چھڑی سے سب کو ہانکتے ہیں۔	وہ ایک ہی لاٹھی سے سب کو ہانکتے ہیں۔
اسرائیل عربوں کے سینے پر مونگ دل رہا ہے۔	اسرائیل عربوں کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے۔

فوج نے دریا کے کنارے ڈیرہ ڈال دیا۔	فوج نے دریا کے کنارے ڈیرہ ڈال دیا۔
میرے ساتھ چار پانچ مت کرو۔	میرے ساتھ چار پانچ مت کرو۔
یہ بڑھیا آفت کی پرکالی ہے۔	یہ بڑھیا آفت کی پرکالی ہے۔
یہاں تل دھرنے کی جگہ نہیں۔	یہاں سوئی دھرنے کی جگہ نہیں۔
حامد نے محمود کو آڑے ہاتھوں لیا۔	حامد نے محمود کو آڑے ہاتھ لیا۔
اس نے مجھے گالی نکالی۔	اس نے مجھے گالی نکالی۔
آپ نے کیا اودھم مچا رکھا ہے؟	آپ نے کیا اودھم مچا رکھا ہے؟
یہ خبر سن کر میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔	یہ خبر سن کر میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔



روزمرہ کی اغلاط

بلال دن بدن کمزور ہو رہا ہے۔	بلال روز بہ روز کمزور ہو رہا ہے۔
مہنگائی کے ہاتھوں غریب فاقے مر رہے ہیں۔	مہنگائی کے ہاتھوں غریب فاقوں مر رہے ہیں۔
دن دن کا آنا جانا قدر کھودیتا ہے۔	روز روز کا آنا جانا قدر کھودیتا ہے۔
مجھے سمجھ نہیں آتی کہ تمہاری بات کا کیا جواب دوں؟	مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تمہاری بات کا کیا جواب دوں؟
اسلم آئے روز غیر حاضر رہتا ہے۔	اسلم آئے دن غیر حاضر رہتا ہے۔
شور سن کر بچے کی نیند کھل گئی۔	شور سن کر بچے کی آنکھ کھل گئی۔
ہم ہر دن سیر کو جاتے ہیں۔	ہم ہر روز سیر کو جاتے ہیں۔
یہ عورت بڑی لڑاکی ہے۔	یہ عورت بڑی لڑاکا ہے۔
دہشت گردوں نے اندھیرا مچا رکھا ہے۔	دہشت گردوں نے اندھیرا مچا رکھا ہے۔
میں نے یہ سبق پڑھا ہوا ہے۔	یہ سبق میرا پڑھا ہوا ہے۔
بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔
مسافر کو بے نیل و مرام لوٹنا پڑا۔	مسافر کو بے نیل مرام لوٹنا پڑا۔
کیا تم چپ نہیں کر سکتے؟	کیا تم چپ نہیں رہ سکتے؟

آپ کو یہ خبر کیسے معلوم ہوئی؟	آپ کو یہ خبر کیسے ملی؟
ہمارا مکان برلپ سڑک ہے۔	ہمارا مکان سڑک کے کنارے واقع ہے۔
اسلم بے ناغہ سکول آتا ہے۔	اسلم بلا ناغہ سکول آتا ہے۔
حامد محمود کے سخت برخلاف ہے۔	حامد محمود کے سخت خلاف ہے۔
آپ میری بات کا برا نہ منائیں۔	آپ میری بات کا برا نہ مانیں۔
میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔	میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔
میں آج ہی واپس لوٹ جاؤں گا۔	میں آج ہی لوٹ جاؤں گا۔
ان دونوں کی عمروں میں اٹھارہ بیس کا فرق ہے۔	ان دونوں کی عمروں میں انیس بیس کا فرق ہے۔
میرے سوا سب موجود تھے۔	میرے علاوہ سب موجود تھے۔
وہ گھر پہ گھر اور گلی بگلی پھرے۔	وہ گھر گھر اور گلی گلی پھرے۔
خدا خدا کر کے دن نکلا۔	خدا خدا کر کے دن چڑھا۔
آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتا ہوں۔	آپ کی خیریت نیک مطلوب ہے۔
میں آپ کا تابعدار ہوں۔	میں آپ کا تابع فرمان ہوں۔
ہم بلا روک ٹوک آگے بڑھ گئے۔	ہم بے روک ٹوک آگے بڑھ گئے۔
ہم نے ٹوپی اوڑھ رکھی ہے۔	ہم نے ٹوپی پہن رکھی ہے۔
برائے مہربانی کر کے میرے خط کا جواب ضرور دیں۔	براہ مہربانی میرے خط کا جواب ضرور دیں۔
میں ضرور بہ ضرور آؤں گا۔	میں ضرور بالضرور آؤں گا۔
اس کی ہوش جاتی رہی۔	اس کے ہوش جاتے رہے۔
چار پانچ کرنا شریفوں کا کام نہیں۔	تین پانچ کرنا شریفوں کا کام نہیں۔
اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے؟	اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے؟
آپ کا مزاج کیسا ہے؟	آپ کے مزاج کیسے ہیں؟
ضد کرنی بری بات ہے؟	ضد کرنا بری بات ہے؟
چیر تو بدن میں لہو نہیں۔	کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔